www.oqasa.org

مذہب کے نظریات،الہامی ،روحانی،ظاہری ،باطنی انسانیت کی رہنمائی کے چراغ ہیں۔

عنایت اللہ

ا۔کائنات کی کتاب کاورق ورق انسان کوعقلی،شعوری،الہامی،روحانی،ظاہری اور باطنی،آنکھ کوسوچنے،سمجھنے،پرکھنے اور پڑھنے کیلئے دعوت عام دیتا ہے۔غوروفکر کے عمل پر کسی کی اجارہ داری نہیں۔الہامی صحیفے زبور شریف،توریت شریف،انجیل شریف اورقرآن شریف!پوری انسانیت کی وراثت ہیں۔

ا۔جو بنی نوع انسان کوحسن اخلاق سنوارنے کے آداب سکھاتے ہیں۔

۲۔پاکیزہ اورطیب زندگی گذارنے کاراستہ دکھاتے ہیں۔

۳۔خیراورشر کی پہچان کراتے ہیں۔ نیکی اوربدی کے تصور کاشعورعطاکرتے ہیں۔

۴۔ فطرت کے اصولوں کی نگہبانی کی تعلیمات دیتے ہیں۔

۵۔ازدواجی زندگی اورخانگی زندگی کے اصول بتاتے ہیں۔

۶۔اخوت ومحبت کے درس سے آشنائی بخشتے ہیں۔

۷۔معاشرے کی احسن طریقہ سے تشکیل وتکمیل کے گرسکھاتے ہیں۔

۸۔مخلوق خداکوکنبہ خداسمجھنے کی راہ ہدائت کاراستہ دکھاتے ہیں۔

۹۔اعتدال ومساوات کے عمل سے زندگی گذارنے کی ہدائت فرماتے ہیں۔

۱۰۔صبروتحمل کاعرفان عطاکرتے ہیں۔

۱۱۔قوت برداشت کی طاقت سے آگاہی بخشتے ہیں۔

۱۲۔مخلوق خداکی خدمت اورادب کی عبادت کے گیان سے روشناس کراتے ہیں۔

۱۳۔زندگی کے تاریک صحرامیں انسانیت کی فلاح کے دیپ روشن کرتے ہیں۔

۱۴۔درگذراورشفقتوں کاراستہ اختیارکرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

۱۵۔اعلیٰ عمدہ صفات کوپروان چڑھانے کاراستہ بتاتے ہیں۔

۱۶۔صداقتوں کی پیروی کے حسن عمل کے فیض کوعام کرتے ہیں۔

۲۔وہاں مذاہب بنی نوع انسان کوہمت و محنت کی عظمتوں کے راز سے آگاہی بخشتے ہیں۔

ذکرواذکار کی ریاضت سے دل ودماغ کومصفیٰ اورطیب کرتے ہیں۔

غور وفکر کے عمل اور اسکی افادیت اور انعامات کا انکشاف کرتے ہیں۔

علم سیکھنے کو عبادت کی روح تسلیم کرتے ہیں۔

زمین و آسمان میں غور فکر کرنے اور ان میں چھپے رازوں کو تلاش کرنے کی تلقین فرماتے ہیں۔

نئ سے نئ معلومات دریافت کرنے کی کوششوں کا راستہ دکھاتے ہیں۔

پیغمبران، انکے الہامی صحیفوں، انکے نظریات، انکی تعلیمات پر کسی کی اجارہ داری نہیں۔

۳۔ کسی پیغمبر کا امتی کہلانے اور اسکی صداقتوں اور صفات اور تعلیمات سے لاتعلق اور منقطع رہنے اور انکے متضاد ضابطہ حیات کی پیروی کرنے سے نہ انکے امتی بن سکتے ہیں۔ نہ انکے وارث بن سکتے ہیں اور نہ ہی انکی وراثت کے مالک۔

۱۔ ایسے افراد ایسی نام نہاد ملتوں سے وابستہ انسانوں کو کن ناموں سے پکاریں۔

۲۔ پیغمبران کے امتی یا منکرین یا منافقین۔

۳۔ فیصلہ یہ از خود کر کے آپنے آپ کو آگاہ کر دیں اور مخلوق خدا کو بھی مطلع کر دیں۔ تا کہ انکو اس نام سے پکارا جا سکے۔

۴۔ مذہب میں مسلک پرستی اور فرقہ پرستی کی چتا کون جلاتے ہیں۔

۵۔ مذاہب میں عالمگیر سطح پر نفرت اور نفاق کی آگ کون بھڑکاتے ہیں۔

۶۔ بین الاقوامی سطح پر مذہب کے نام پر ایک دوسرے کے خلاف صف آرا اور قتل و غارت کون کرواتے ہیں۔ پیغمبران کی امتوں کا تو یہ فعل نہیں۔

۷۔ ان اعمال پر مذاہب کی تعلیمات کی روشنی اور انسانیت کے ناطے سے سوچنا ہوگا۔ اسکے علاوہ ان حقائق کی روشنی میں عالمگیر سطح پر مختلف نظریات پر مشتمل انسانی برادری میں مذاہب کے نظریات کا حقیقی معیار اور مقام کیسے تعین کیا جا سکتا ہے۔

۸۔ جب مذاہب کی عطا کی ہوئی دلکش عمدہ الہامی صفات، اعلیٰ دلوں کو موہ لینے والے اخلاق اور دلوں میں اترنے والی فطرتی صداقتوں پر مشتمل ضابطہ حیات کے متضاد مذاہب کے منافق پیش کرتے ہیں۔

۹۔ یہ جمہوریت کے نام نہاد پیغمبران کی تمام امتیں بنی نوع انسان کی فلاح میں بری طرح حائل ہو چکی ہیں۔

۱۰۔ یہ انسانی نسلوں کو پیغمبران کی تعلیمات ،نظریہ حیات اور ضابطہ حیات کی افادیت
سے محروم کئے جارہی ہیں۔ان کا تدارک ازبس ضروری ہے۔

۱۱۔ مذہب جہاں انسانیت کو ظاہری اور باطنی اصلاح کی تعلیمات کا درس دیتا ہے
وہاں وہ غور فکر کی عبادت سے انسانیت کو روشناس بھی کرواتا ہے۔

۱۲۔غور فکر کی تلاوت کا عمل اس کائنات کے مخفی خزانوں کو دریافت کرتا رہتا ہے۔

۱۳۔غور و فکر کا مضراب کن فیکون کی صدائیں پیدا کرتا رہتا ہے۔

۱۴۔غور فکر کا عامل اپنے من کی دنیا میں غوطہ زن رہتا ہے۔

۱۵۔غور فکر کا پجاری نت نئی تخلیق پیدا کرتا رہتا ہے۔

۱۶۔غور فکر کی عبادت بندے اور خدا کی دوری کا سفر ختم کردیتی ہے۔

۱۷۔غور فکر کی ریاضت خیرو فلاح کی منزل کا مسافر بنادیتی ہے۔

۱۸۔ تمام بنی نوع انسان کو،تمام امتوں کو اور خاصکر مسلم امہ کو اپنا بھولا ہوا سبق یاد
کرنا ہوگا۔

۱۹۔ اس امت کیلئے حکم ہے علم سیکھو۔چاہے تمہیں چین جانا پڑے۔

۲۰۔طالبعلم کی زندگی بہترین عبادت سے ہمکنار رہتی ہے۔

۲۱۔آج کا علم ،فزکس کا علم ،کیمسٹری کا علم ،ریاضی کا علم ،زراعت کا علم اور ہر قسم کی
سائنس کے علم کا دور ہے۔ان علوم کا سیکھنا انسانی زندگی کی ضرورت کا اہم حصہ
ہے۔ مذہب کی حدود میں یہ تمام نئے علوم اور نئی ایجادات بنی نوع انسان کی فلاح
و بہبود اور زندگی کے ہر شعبہ حیات میں خیر کے ارتقائی عمل کے فرائض ادا کرتے
ہیں۔جب کہ جمہوریت کے زیر سایہ، یہ تمام علوم اور ایجادات انسانیت کی تباہی
کا باعث بنتے ہیں۔

۴۔جہاں بنی نوع انسان کیلئے دنیا کی مادی بنیادی ضروریات ،اسکے بعد دنیاوی آشائشوں اور مادی سہولتوں کے لوازمات کے حصول کے علوم ،اسکے ہنر ،اسکی ٹیکنیک اور اسکے سائنسی لوازمات اور کاروبار کو سیکھنا ضروری اور واجب ہے۔اسی طرح معاشرے کو تشکیل دینے کیلئے ایک نظریہ، ایک لائحہ عمل ،ایک ضابطہ حیات بھی درکار ہوتا ہے۔جس کی روشنی میں معاشرے کی اقدار ،معاشرے کے اصول ،معاشرے کے ضابطے ،معاشرے میں اعتدال ومساوات کو قائم کرنے کے طریقے ،عدل وانصاف کے پیمانے اور نظم وضبط کے قوانین کو مرتب کیا جاتا ہے۔جن کی روشنی میں انفرادی زندگی سے لیکر اجتماعی زندگی تک کے حقوق وفرائض کا عمل احسن طریقہ سے چل سکے۔اس ضابطہ حیات کو

اپنانا اور اسکے تقدس کو قائم کرنا حکومت اور عوام کا بنیادی فریضہ ہوتا ہے۔دنیا میں کئی نظریات موجود ہیں ۔ کیمونیزم،سوشلزم،ہندو ازم،بدھ ازم،جین مت اورآتش پرست ۔وغیرہ وغیرہ۔

جمہوریت اور مذہب کے نظریات ۔

۵۔ مذاہب پرست امتیں پیغمبران پر،خدا پر،انکی الہامی کتابوں پر،انکے نظریات پر، انکے ضابطہ حیات پر،انکی طرز حیات پر،انکی تعلیمات پر ایمان اور یقین رکھتی ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت ابراہیم خلیل اللہ تک ۔حضرت اسحٰق علیہ السلام سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ۔حضرت داؤد علیہ السلام،حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام،حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام اور حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ رحمت اللعالمین آخری پیغمبر تک یہ سلسلہ پیغمبران جاری رہا۔اس طرح اس جہان رنگ و بو کو سنوارنے کیلئے ایک لاکھ چوبیس،پچیس ہزار پیغمبران تشریف لائے ۔

۶۔یہ بات بڑی واضح ہے کہ دنیائے عالم کے تمام نظریات کے اپنے اپنے موجد ہیں ۔ان کا اپنا اپنا دستور حیات موجود ہے ۔جس کے مطابق وہ اپنے اپنے ممالک میں وہ اپنی اپنی زندگی گذارتے اور اپنا تہذیب وتمدن تیار کرتے چلے آرہے ہیں ۔لیکن تمام پیغمبران بنی نوع انسان کو توحید پرستی کا سبق،عبادات کا طریقہ،ازدواجی زندگی کے اصول،اخلاقیات کے ضابطے،خدمت وادب کے طریقے،کنبہ خدا کا احترام،مذہبی تعلیمات اور دنیا کی بے ثباتی کا درس دیتے رہے ۔جن کے مطابق انکی امتوں کا تہذیب وتمدن تیار ہوتا رہا اور وہ اپنی زندگی انکے مطابق گذارتی چلی آرہی ہیں ۔اسوقت جمہوریت کا نظریہ دنیائے عالم پر رائج الوقت ہے ۔اسکے مطابق عوام پر حکومت کرنے کیلئے عوام ہی بذریعہ الیکشن ممبران کا چناؤ کرتے ہیں ۔جن سے اسمبلیاں تیار ہوتی ہیں ۔انکے ممبران ملک کے معاشی اور معاشرتی اصول،قوانین اسمبلی کے ذریعہ وقت کی ضرورت کے مطابق منظور کر کے ملک پر نافذالعمل کرتے چلے آرہے ہیں۔اس طرح جو ضابطہ حیات تیار ہوتا ہے ،اسمبلیوں کے ممبران اسکے خالق ہوتے ہیں۔ رعایا انکی اطاعت کرتی ہے۔ اس طرح پیغمبران کی امتوں پر پیغمبران کے الہامی صحیفوں،الہامی کتابوں کی تعلیمات،پیغمبران کا دستور حیات،پیغمبران کے نظریات،پیغمبران کے اخلاقیات،پیغمبران کے کردار،پیغمبران کی الہامی صفات، پیغمبران کی فطرتی صداقتوں کو سرکاری طور پر ختم ، منسوخ،معطل اورفرسودہ بنا کر رکھ دیا جاتا ہے۔

۷۔ستم بالائے ستم ان تمام انبیاء علیہ السلام کی الہامی کتابوں کی موجودگی میں ان کی امتوں پر اور انکے ممالک پر جمہوریت کی اسمبلیوں کے پیغمبران کے جمہوری نظریات ،انکے قوانین ،انکے ضوابط،انکی تعلیمات ،انکے ضابطہ حیات ،انکے طرز حیات،انکے ازدواجی زندگی کے اصولوں کی پابندی کوملکی قوانین کا حصہ بنادیا جاتا ہے ۔اس طرح تمام پیغمبران کے نظریات ،ضابطہ حیات اور تعلیمات کو کچل کر رکھ دیا جاتا ہے ۔انکی جگہ اسمبلیوں کے پیغمبران کے قوانین وضوابط کی ہر شعبہ حیات میں سرکاری بالادستی قائم ہوجاتی ہے۔پیغمبران کی امتیں جمہوریت کے اس کفر،منافقت اور مذہبی تضاد کا شکار ہو کر سسک سسک اور تڑپ تڑپ کر دم توڑتی جاتی ہیں۔

ا۔جنسی آزادی سے خاندان کی عمارت ریزہ ریزہ ہوچکی ہے ۔

۲۔جمہوریت نے بنی نوع انسان کی خدمت کے جذبے انسانی دلوں سے کچل کر رکھ

دیئے ہیں۔ سچ کی جگہ جھوٹ کی حکمرانی قائم ہوچکی ہے۔

۳۔زخموں پر مرہم پٹی لگانے والے نیپام بموں اورڈیزی کٹر بموں سے انسانیت کو زخموں سے چھلنی کیئے جارہے ہیں۔

۴۔پیغمبران کی امتیں جمہوریت کے سائے تلے دنیا کی بے ثباتی کی تعلیمات مختصر اور بے سروسامانی والی زندگی کانقش ذہنوں سے مٹا چکی ہیں۔

۵۔اخوت ومحبت کا درس بھول چکی ہیں۔

۶۔دلوں کوتسخیر کرنے کے اعمال ترک کرچکی ہیں۔

۷۔انسانوں کا قتال اوراسلحہ کی عبرتناک زبان کااستعمال عام کرچکی ہیں۔

۸۔دنیاکے طاقتورحکمران اورانکے نقش قدم پر چلنےوالے ترقی پذیر ممالک کے حکمران درندہ صفات بن چکے ہیں۔

۹۔وہ جمہوریت کی سیاست میں مادیت اورحصول اقتدار کی جنگ کاشکار ہو چکے ہیں۔یہ سب امتیں پیغمبران کی دوری کی سزامیں مبتلا ہوچکی ہیں۔

۱۰۔دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں انسانیت اوراس کائنات کومسخ کرنے کیلئے ایٹمی پلانٹوں کاحساب ہی نہیں۔

۱۱۔دنیاکے مظلوم،اذیتوں سے چورکسی دکھیارے نام نہاددہشت گردانسان کا انتقامی جذبہ اسکوان ایٹمی پلانٹوں تک رسائی جدیدمیزائل یاخودکش حملے کی صورت میں حاصل ہوگیاتو اس دنیااورانکی تاریخ لکھنےوالاکوئی نہ ہوگا۔

۸۔ جمہوریت کے پجاریوں نے یہ دہشت گردی اور خود کش حملوں کی جنگ اسرائیل ، افغانستان اورعراق کی حدود سے نکال کرپوری دنیا میں پھیلادی ہے۔دہشت گرداورخودکش حملہ آورانکے اندرسے پیدا ہوتے اور رہتے رہیں گے۔جوانکی تباہی کاباعث بنتے رہینگے اوریہ بے گناہ افغانستان اورعراق جیسے کمزوراورغیر ترقی یافتہ ممالک کی معصوم اور بے گناہ عوام کونشانہ عبرت بنائے اورنیست ونابودکرتے پھریں گے۔

۹۔جمہوریت کے پجاریو!پیغمبران کے باغیو!مذاہب کے سرکشو! امتوں کے رہزنواورجمہوریت کے ایجنٹو!۔یہ تو بتاؤتم نے تو مذاہب کے نظریات،مذاہب کی عبادات،مذاہب کے طرزحیات،مذاہب کے ضابطہ حیات اورمذاہب کی الہامی تعلیمات،مذاہب کے اخلاقیات،مذاہب کے کردار،مذاہب کے ازدواجی ضابطےاورمذاہب کا تیارکردہ تہذیب وتمدن کانظام معبد،کلیسا اورمسجد کے مذہبی

پیشواؤں کے سپرد کیا تھا۔ کہ تم اس الہامی، روحانی مذاہب کے نظام اور سسٹم میں مداخلت نہیں کریں گے۔ اور حکومتوں کے کاروبار میں مذہبی پیشوا مداخلت نہیں کریں گے۔ تم نے تمام پیغمبران کی امتوں کیساتھ دھوکہ کیا۔ تمام مذاہب کے نظریات پر ڈاکہ ڈالا۔ تمام مذاہب کی تعلیمات کو روند دیا۔ تمام مذاہب کے اصولِ اخلاقیات کو رہزنوں کی طرح لوٹ لیا۔ تمام مذاہب کی ازدواجی زندگی کے نظام کو روند دیا۔ تمام مذہبی اقدار کا حشر نشر کر دیا۔ تم نے تو معاشیات کی آگ میں مخلوق خدا کو دھکیل دیا۔ تم نے تو دنیا کی بے ثباتی کی حقیقت کو چھپا لیا۔ تم نے تو رہبانیت اور فقر کے دروازے انسانیت پر بند کر دیئے۔ تم نے تو پیغمبران کی امتوں اور انکی نسلوں کو جمہوریت کے نظریات اور مذاہب کے نظریات کے تضاد کا ایندھن بنا دیا۔ مذاہب کے تہذیب وتمدن کو مسخ کر کے رکھ دیا۔

۱۰۔ مذاہب کی امتوں نے تو اقوام عالم اور دنیا بھر کے نظریات کی رہنمائی کرنی تھی۔ جمہوریت کے سیاستدانوں اور حکمرانوں نے تمام پیغمبران کے سلامتی کے نور کو بجھا دیا ہے۔ انہوں نے مذاہب کی عمارت کو ریزہ ریزہ کر دیا ہے۔ انکی تہذیب وتمدن کو روند دیا ہے۔ انہوں نے پیغمبران کی امتوں کا جو تشخص دنیائے عالم میں پیش کیا ہے۔ وہ جھوٹا، غلط، مادہ پرست، ظالم، غاصب، قاتل اور مخلوق خدا کی تباہی کی صفات پر مشتمل ہے۔ کتنا ظلم عظیم ہے کہ پیغمبران کے تشخص میں صداقت کی کوئی ایک کرن تک نظر نہیں آتی۔

۱۱۔ اے تمام مذاہب کے مذہبی پیشواؤ! غور سے سن لو۔ اس جہان فانی میں کب تک زندہ رہو گے۔ یہ دنیا یقیناً ایک عارضی ٹھکانہ ہے پیغمبران کی زندگی سادہ اور بے سروسامانی والی مختصر ضروریات اور لوازمات پر مشتمل تھی۔ وہ رحم دل اور بے ضرر زندگی گذارتے تھے۔ وہ انسانی دکھوں کا مداوا کرتے تھے۔ وہ مخلوق خدا کو کنبہ خدا سمجھتے تھے۔ وہ بیماروں کی دوا اور شفا بنے رہتے تھے۔ وہ توحید کا درس دیتے۔ وہ انسانیت کے حقوق بڑے ادب کیساتھ نبھاتے تھے۔ وہ بھوکوں کو کھانا اور ننگوں کو لبادہ مہیا کرتے تھے۔ وہ انسانیت کا ادب اور خدمت بجا لاتے تھے۔ وہ نفاق اور نفرت کی آگ کو بجھاتے تھے۔ وہ حیات میں خیر اور بھلائی کا مرکز بنے رہتے تھے۔ وہ سچائی اور صداقتوں کے پیامبر کے فرائض ادا کرتے تھے۔ وہ کمزور اور بے سہارا انسانوں کا سہارا بنے بیٹھے تھے۔ وہ محبت کے ازلی نور کی قندیلیں روشن کرتے تھے۔ وہ اخوت کا سبق سکھاتے تھے۔ وہ امانت و دیانت کی صلاحیتیں عطا کرتے تھے۔ وہ اعتدال و مساوات کا عمل پیش کرتے تھے۔ وہ عدل و انصاف کی شمع روشن کرتے تھے۔ انکی زندگی مخلوق خدا کی بھلائی کیلئے وقف ہوتی تھی۔ وہ قربت خداوندی کیلئے رہبانیت اور فقر کا جبہ عطا کرتے تھے۔

۱۲۔ وہ مرنے سے پہلے مرنے کے علم سے آشنائی کرواتے تھے۔ اس وقت یہ کائنات اور اس میں بسنے والی تمام مخلوق، تمام پیغمبران کی امتیں جمہوریت کے ظلمت کدے میں مقید ہو چکی ہیں۔ جمہوریت کے شاہکار سیاستدانوں نے ان ملتوں کو ترک دنیا اور قلیل لوازمات کی تعلیمات سکھانے کی بجائے ان کو مادیت اور اقتدار کے حصول کی چتا میں جھونک رکھا ہے۔ خودغرضی، نفسانفسی انفرادی اور اجتماعی قتال کا ضابطہ رائج پذیر ہے۔

۱۳۔ اے ساربانو! اے مذہبی پیشواؤ! اے وارثان مرسلین!

آؤ بنی نوع انسان اور تمام انبیا کی امتوں کو جو جمہوریت کے دجال کے اژدہا کی گرفت میں سسک سسک کر دم توڑ رہی ہیں۔ انکو نجات

دلائیں۔جمہوریت کے سربراہوں نے مذاہب پر نہ صرف سرکاری بالادستی قائم کی۔ بلکہ مذاہب کی بنیادی عمدہ قدروں، عمدہ صفات، بنیادی اخلاق، ازدواجی زندگی اور مذہبی صداقتوں اور فطرتی سچائیوں کو ختم کر کے سیاست کے پیغمبران کے قوانین کو بروئے کار لا کر ان کو بدل کر رکھ دیا ہے۔

۱۴۔مذاہب کی تعلیمات کو جمہوریت کے سیاستدانوں سے واگذار کروانا ہر قسم کی عبادت سے افضل ہے۔یہ طیب اور پاکیزہ فریضہ تمام امتوں اور انکے اہل بصیرت پیشواؤں کا فرض ہے۔وہ مل کر انسانی شعور کو مذہبی صداقتوں کا لباس عطا کریں۔خلوص و اعتبار کا جہاں آباد کریں۔تا کہ تمام انبیاءعلیہ السلام کی امتیں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبران کی نافرمانی، گستاخی اور بے ادبی کا سلسلہ جمہوریت بند کریں۔یا اللہ تو ہم سب پر رحم فرما۔ہمیں جمہوریت کے عذاب سے نجات دلا۔امین

OQASA